دیدارِ الٰہی عزوجل

ریفرنس نمبر:Sar6090 تاریخ:02-04-2018

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کا حالتِ بیداری میں دیدار کیا یا نہیں؟ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کو دنیا میں حالتِ بیداری میں دیدار ہو سکتا ہے؟ کیا خواب میں رب عزوجل کا دیدار ہو سکتا ہے یا نہیں؟ **سائل: محمد نبیل عطاری (فیصل آباد)**

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم، شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے شبِ معراج حالتِ بیداری میں اپنے رب عزوجل کا دیدار کیا، جس پر متعدد آیاتِ قرآنیہ واحادیثِ نبویہ سے تائید ملتی ہے اور اس پر اقوالِ صحابہ بھی موجود ہیں اور یہ دیدار دنیاوی زندگی کے اندر حالتِ بیداری میں صرف اور صرف نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے، کسی اور کو نہیں ہو سکتا۔ جو شخص دنیاوی زندگی میں حالتِ بیداری میں رب عزوجل کو دیکھنے کا دعوی کرے، اس پر علماء نے گمراہی اور کفر کا حکم دیا ہے، ہاں خواب میں رب عزوجل کا دیدار ممکن ہے، بلکہ بہت سے اولیائے کرام کو ہوا بھی ہے، جیسے سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے خواب میں سو بار اللہ عزوجل کا دیدار کیا۔

چنانچہ شبِ معراج نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اللہ تعالی کو دیکھنے کے بارے میں قرآن مجید میں ہے:﴿مَا زَاغَ الۡبَصَرُ وَمَا طَغٰی﴾ ترجمۂ کنزالایمان: آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔ (پارہ27، سورۃالنجم، آیۃ17)

علامہ محمد بن احمد مالکی قرطبی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں:"ولو کان منامالقال بروح عبدہ ولم یقل بعبدہ، وقولہ﴿مازاغ البصروماطغی﴾یدل علی ذلک، ولو کان منامالما کانت فیہ آیۃ ولا معجزۃ، ولماقالت لہ ام ھانی: لاتحدث الناس فیکذبوک، ولافضل ابوبکربالتصدیق، ولماأمکن قریشاالتشنیع والتکذیب، وقد کذبہ قریش فیماأخبربہ حتی ارتدأقوام کانواآمنوا، فلو کان بالرؤیالم یستنکر" ترجمہ:اور اگر یہ خواب کا واقعہ ہوتا، تو اللہ تعالی یوں ارشاد فرماتا:"بروح عبدہ" اور"بعبدہ" نہ فرماتا، نیز اللہ تعالی کا فرمان﴿مَا زَاغَ الۡبَصَرُ وَمَا طَغٰی﴾ بھی اس پر دلالت کرتا ہے کہ یہ بیداری کا واقعہ تھا، نیز اگر یہ خواب کا واقعہ ہوتا، تو اس میں اللہ تعالی کی کوئی نشانی اور معجزہ نہ ہوتا اور آپ سے حضرت ام ہانی یہ نہ کہتیں کہ آپ لوگوں سے یہ واقعہ بیان نہ کریں، کہ وہ آپ کی تکذیب کریں گے

،اورنہ حضرت ابو بکر کی تصدیق کرنے میں کوئی خاص فضیلت ہوتی اورنہ قریش کے طعن و تشنیع اور تکذیب کی کوئی وجہ ہوتی،حالانکہ جب آپ نے معراج کی خبر دی،تو قریش نے آپ کی تکذیب کی اور کئی مسلمان مرتد ہوگئے اوراگر یہ خواب ہوتا،تو کوئی اس کا انکارنہ کرتا۔ (الجامع لاحکام القرآن،ج10،ص134،مطبوعہ دارالکتب العلمیہ)

علامہ محمد اسماعیل حقی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:"ان رؤیۃ اللہ کانت بعین بصرہ علیہ السلام یقظۃ بقولہ ﴿مازاغ البصر﴾الخ لان وصف البصر بعدم الزیغ یقتضی ان ذلک یقظۃ ولو کانت الرؤیۃ قلبیۃ لقال مازاغ قلبہ واما القول بأنہ یجوز ان یکون المراد بالبصر بصر قلبہ فلا بدلہ من القرینۃ وھی ھھنا معدومۃ"ترجمہ:﴿مازاغ البصر﴾کے فرمان سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ عزوجل کو دیکھنا جاگتے ہوئے ظاہری آنکھوں کے ساتھ تھا،کیونکہ بصر کو عدمِ زیغ(یعنی آنکھ کے کسی طرف نہ پھرنے)سے موصوف کرنا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ یہ معاملہ جاگتے ہوئے تھااور اگر رؤیت قلبیہ ہوتی،تو اللہ تعالیٰ﴿مازاغ البصر﴾کے بجائے"مازاغ قلبہ"فرماتا،بہر حال یہ کہنا کہ یہاں بصر سے مراد بصر قلبی ہے،تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس مراد کے لیے کسی قرینے کا ہونا ضروری ہے اور وہ قرینہ یہاں معدوم ہے۔

(تفسیر روح البیان،پارہ27،سورۃ النجم،آیۃ17،ج9،ص228،دارالفکر،بیروت)

شرح صحیح مسلم للنووی میں ہے:"اختلف الناس فی الاسراء برسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقیل انما کان جمیع ذلک فی المنام والحق الذی علیہ اکثرالناس ومعظم المتاخرین من الفقہاء والمحدثین والمتکلمین انہ اسری بجسدہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم والآثارتدل علیہ"ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معراج کے متعلق علماء کا اختلاف ہے۔ایک قول یہ ہے کہ پوری معراج خواب میں ہوئی تھی اور حق وہ ہے جس پر اکثر لوگ اور بڑے بڑے فقہاء،محدثین اور متکلمین ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جسمانی معراج ہوئی ہے اور احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔ (شرح مسلم للنووی،ج01،ص91،مطبوعہ کراچی)

مجمع الزوائد میں ہے:"عن ابن عباس انہ کان یقول ان محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم رأی ربہ مرتین مرۃ ببصرہ ومرۃ بفؤادہ"ترجمہ:حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا۔ایک مرتبہ سر کی آنکھ سے اور ایک مرتبہ دل کی آنکھ سے۔

(مجمع الزوائد،باب منہ فی الاسراء،ج01،ص79،مطبوعہ مکتبۃ القدسی)

ابن عساکر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"ان اللہ اعطی موسی الکلام واعطانی الرؤیۃ لوجھہ وفضلنی بالمقام المحمود والحوض المورود"ترجمہ:بیشک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ہم کلامی بخشی اور مجھے اپنا دیدار عطا فرمایا اور مجھ کو شفاعت کبریٰ و حوض

DARUL IFTA AHLESUNNAT

کوثر سے فضیلت بخشی۔ **(کنز العمال بحوالہ ابن عساکر، عن جابر حدیث، ج14، ص447، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)**

جامع ترمذی و معجم طبرانی میں حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: "واللفظ للطبرانی عن ابن عباس قال نظر محمد الی ربہ قال عکرمۃ فقلت لابن عباس نظر محمد الی ربہ قال نعم جعل الکلام لموسیٰ والخلۃ لابرٰھیم والنظر لمحمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم زاد الترمذی وقد رأی محمد ربہ مرتین "ترجمہ: طبرانی کے الفاظ ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔ حضرت عکرمہ نے کہا: میں نے ابن عباس سے عرض کی: کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا: ہاں، اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے لیے کلام رکھا اور ابراہیم علیہ السلام کے لیے دوستی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے دیدار اور امام ترمذی نے یہ زیادہ کیا کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دوبار دیکھا۔

(جامع الترمذی، ابواب التفسیر، سورۃ النجم، جلد5، صفحہ248، دار الغرب السلامی، بیروت)

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں: "الاصح الراجح انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رای ربہ بعین راسہ حین اسری بہ کما ذھب الیہ اکثر الصحابۃ "ترجمہ: مذہب اصح وراجح یہی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شبِ معراج اپنے رب کو جاگتی آنکھ سے دیکھا، جیسا کہ جمہور صحابہ کرام کا یہی مذہب ہے۔

(نسیم الریاض، فصل واما رؤیۃ لربہ، ج2، ص303، مرکز اھلسنت برکات رضا، گجرات ھند)

دنیا کی زندگی میں جاگتی آنکھوں سے اللہ تعالی کا دیدار نا ممکن ہونے کے بارے میں فتاوی حدیثیہ میں ہے: "والامام الربانی المترجم بشیخ الکل فی الکل ابو القاسم القشیری رحمہ اللہ تعالیٰ یجزم بانہ لا یجوز وقوعھا فی الدنیا لاحد غیر نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ولا علی وجہ الکرامۃ ،وادعی ان الامۃ اجتمعت علی ذلک "ترجمہ: اور امام ربانی جنہیں شیخ الکل فی الکل ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہا جاتا ہے، نے اس بات پر جزم کیا کہ دنیا میں (جاگتے ہوئے) ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی ایک کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے دیدار کا وقوع جائز نہیں، نہ ہی کرامت کے طور پر اور انہوں نے اس بات پر امت کے اجماع کا دعویٰ کیا۔

(فتاوی حدیثیہ، مطلب: فی رؤیۃ اللہ تعالی فی الدنیا، صفحہ200، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بیداری میں دیدارِ الٰہی کا دعوی کرنے والے پر حکمِ کفر ہونے کے بارے میں المعتقد المنتقد میں ہے: "کفروا مدعی الرویۃ کماأن القاری فی ذیل قول القاضی وکذالک من ادعی مجالسۃ اللہ تعالی والعروج الیہ ومکالمتہ" قال: وکذا من ادعی رویتہ سبحانہ فی الدنیا بعینہ "ترجمہ: اللہ تعالی کو دیکھنے کا دعوی کرنے والے شخص پر علماء نے کفر کا فتوی دیا ہے جیسا کہ ملا علی قاری نے قاضی عیاض کے اس قول (اسی طرح جو اللہ تعالی کے ساتھ ہم نشینی اور عروج

کر کے اس تک پہنچنے اور اس سے بات کرنے کا مدعی ہو، یہی حکمِ کفر ہے) کے تحت کہا، اور یوں ہی حکمِ کفر ہے اس شخص پر بھی جو اللہ تعالیٰ کو دنیا میں آنکھ سے دیکھنے کا دعویٰ کرے۔ (المعتقد المنتقد، صفحہ 59، مطبوعہ برکاتی پبلیشرز)

کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب" میں ہے: "دنیا میں جاگتی آنکھوں سے پروردگار عزوجل کا دیدار صرف صرف سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاصہ ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص دنیا میں جاگتی حالت میں دیدارِ الٰہی کا دعویٰ کرے، اس پر حکمِ کفر ہے، جبکہ ایک قول اس کے بارے میں گمراہی کا بھی ہے۔"

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، صفحہ 228، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حالتِ خواب میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کے جائز ہونے کے بارے میں المعتقد المنتقد میں ہے: "أما رؤياه سبحانه في المنام .... جائزة عند الجمهور، لأنها نوع مشاهدة بالقلب، ولا استحالة فيه وواقعة كما حكيت عن كثير من السلف منهم أبو حنيفة وأحمد بن حنبل رضى الله تعالى عنهما، وذكر القاضي الاجماع على أن رؤيته تعالى مناما جائزة" ترجمہ: جمہور علماء کے نزدیک اللہ سبحانہ کو خواب میں دیکھنا جائز ہے، کیونکہ یہ دل سے حاصل ہونے والے مشاہدے کی ایک قسم ہے اور اس میں کوئی استحالہ نہیں اور خواب میں دیدار واقع بھی ہوا ہے، جیسا کہ کثیر سلف سے حکایت کیا گیا ہے، جن میں امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں اور امام قاضی نے اس بات پر اجماع ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار خواب میں جائز ہے۔ (المعتقد المنتقد، صفحہ 68، مطبوعہ برکاتی پبلیشرز)

منح الروض الازہر میں ہے: "رؤية الله سبحانه وتعالى في المنام، فالأكثرون على جوازها .... فقد نقل أن الامام أبا حنيفة قال: رأيت رب العزة في المنام تسعا وتسعين مرة، ثم رآه مرة أخرى تمام المائة" ترجمہ: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا دیدار خواب میں ممکن ہے، اور اکثر علماء اس کے جواز پر ہیں..... منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ نے فرمایا: میں نے اللہ رب العزت کو خواب میں ننانوے مرتبہ دیکھا ہے پھر انہوں نے ایک مرتبہ اور دیکھا، سو مکمل کرنے کے لیے۔

(منح الروض الازہر، صفحہ 124، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری مدنی

15 رجب المرجب 1439ھ / 02 اپریل 2018ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے